

وَلَا تَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ
لِلصُّلُوعِ

آلامِ گاہِ رسول



مفسرِ قرآن محمد رفیع الدین

مَدِیْنَةُ مَكِّيَّةٍ

صاحبِ انوارِ کاشفِ شریعتِ اہلِ اہلسنت

مدرسہ اہل سنت دہلی، دہلی

0010-7234440
0303-7234442

تَظْبِیْہ مَدِیْنَةُ مَكِّيَّةٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد! فقیر نے نسبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر متعدد کتب و رسائل لکھے ہیں کچھ شائع ہو چکے ہیں کچھ شائع ہونے ہیں۔ اس رسالہ میں فقیر نے اسی نسبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفصیل عرض کی ہے جو نہ صرف آج بلکہ تا قیامت حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منسوب ہے یعنی گنبد خضرا میں آرامگاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ وہ مقام ہے جو عرش بریں سے لے کر تخت اسرئی تک ہر مقام سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ معقلہ اور بیت المقدس و بیت المعمور اور کوہ طور تک ہر طرف یہ کہ اس میں کسی فرقہ کو اختلاف بھی نہیں یہاں تک کہ وہابیوں دیوبندیوں کو بھی۔ اس مسئلہ کو فقیر نے دلائل و براہین سے محقق و مدلل کر کے اس کا نام بھی آرامگاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکھا ہے اور عزیزم حاجی محمد اسلم اویسی قادری عطاری کو اسکی اشاعت کی اجازت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اجر عظیم بخشے اور فقیر کیلئے توشہ آخرت اور عوام اہل اسلام کیلئے مشعل راہ ہدایت بنائے۔ (آمین)

وما نوفیقی الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الکریم الامین

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

آرام گاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خانہ کعبہ معظمہ نہ کوہ طور اور نہ بیت المعمور مقابلہ کر سکتا ہے اور نہ ہی عرش اعظم اس کی ہمسری کا دم بھر سکتا ہے۔ امام قسطلانی نے اس کی خوبصورت تفصیل بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ ان کے مضامین کی کچھ جھلکیاں حاضر ہیں فرمایا کہ

(۱) مسند ابو یعلیٰ میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ پیغمبر کا آخری وقت اس جگہ آتا ہے جو جگہ اس کے نزدیک تمام مقامات سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہوتی ہے اور اسی قانون کے مطابق جو جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب ترین تھی ایک تو وہ اللہ تعالیٰ کو بھی محبوب ترین ہوگی۔ کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کے تابع ہے اور دوسرا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی آخری آرام گاہ کے طور پر اسے ہی پسند فرمائیں گے لہذا جو جگہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبوب تر ہوئی، وہ ہی تمام مقامات سے افضل بھی ہوئی۔

فائدہ..... معلوم ہوا کہ مدینہ شریف بشمول مکہ تمام شہروں سے افضل ہے۔ مدینہ منورہ کیونکہ افضل نہ ہو جبکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تھی، اے اللہ میرے غلیل ابراہیم علیہ السلام نے مکہ شریف کیلئے دعا کی تھی اور میں مدینہ کیلئے دعا کرتا ہوں اور جن چیزوں کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی میں بھی اتنی بلکہ اس سے زیادہ دعا کرتا ہوں اور یہ بات بالکل شک و شبہ سے بالآخر ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا بہر حال حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے افضل ہے۔ کیونکہ دعا کا مقام و مرتبہ دعا کرنے والے کے اعتبار سے کیا جاتا ہے۔ حدیث صحیح میں ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی، اے اللہ ہمارے لئے مدینہ منورہ کو مکہ شریف کے برابر محبوب بنا دے۔ بلکہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت مکہ سے بھی زیادہ ڈال دے۔ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی کیونکہ حاکم نے ایک روایت بیان کی کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ دکھائی دیتا تو انکی محبت کی خاطر اپنی سواری کو تیز کر دیتے۔ نیز امام حاکم نے یہ روایت بیان کی کہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ شریف سے ہجرت فرمانے لگے تو اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی، اے اللہ تو نے مجھے اس شہر سے ہجرت کر جانے کا حکم دیا ہے جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا۔ اب مجھے اس شہر میں بسانا جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔ آپ کی دعا سے معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ وہ شہر ہے جو اللہ تعالیٰ کو تمام شہروں سے بڑھ کر محبوب ہے۔

سوال حدیث میں آیا ہے: **ان مکة خير بلاد الله** بے شک مکہ شریف تمام شہروں سے بہتر ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ **ان مکة احب ارض الله الى الله** بے شک سرزمین مکہ اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین زمین ہے ان روایات اور ان جیسی دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ شریف ہی سب شہروں سے افضل ہے۔ علامہ سہودی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان احادیث و روایات کے جواب میں لکھتے ہیں۔

جواب..... امام سہودی نے وفاء الوفاء میں ان احادیث کا جواب دیا کہ مکہ شریف کی افضلیت پر دلالت کرنے والی احادیث ہجرت سے قبل کے زمانہ پر محمول ہیں۔ کیونکہ ہجرت سے قبل مکہ شریف ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبوب ترین تھا لیکن ہجرت کے بعد مدینہ منورہ محبوب ترین ہو گیا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہونا لازم کر دیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اپنے اُمتیوں کو مدینہ منورہ میں رہنے اور وہیں موت آنے کی ترغیب دی۔ لہذا مدینہ منورہ افضل ہوا یا درہے کہ کعبہ معظمہ شہر مدینہ سے افضل ہے لیکن کعبہ شریف سے آراء گاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل ہے۔

سوال..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک نماز کا اجر پچاس ہزار اور بیت اللہ شریف میں ایک نماز کا اجر ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہوگا۔ جب مکہ شریف میں عبادت کا ثواب بہ نسبت مدینہ شریف کے دو گنا ملتا ہے تو لازماً فضیلت مکہ شریف کو ہونی چاہئے۔

جواب (۱)..... علامہ سہودی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر فرمایا کہ اگر دو ثواب میں زیادتی اس امر کو لازم نہیں کہ زیادتی ثواب والا عمل کم ثواب والے عمل سے کم درجہ نہیں ہوتا۔ دیکھئے تا جو شخص حج کی ادائیگی کیلئے آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہے اس کا منیٰ میں ان پانچ نمازوں کو ادا کرنا اپنی پانچ نمازوں کے کعبہ میں ادا کرنے سے افضل ہے۔ اگرچہ مسجد حرام میں نماز کا ثواب یقیناً زیادہ ملتا ہے لیکن افضل یہی ہے کہ ان پانچ نمازوں کو منیٰ میں ادا کیا جائے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد حرام میں نماز کی ادائیگی پر زیادتی ثواب کے قائل تھے اس کے باوجود آپ مدینہ منورہ کو افضل قرار دیتے تھے۔

جواب (۲)..... علامہ عینی نے عمدۃ القاری جلد ۷ ص ۲۵۶ پر ذکر کیا کہ ابن ماجہ میں سعید صحیح کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد نبوی میں دوسری مساجد کی نسبت ایک لاکھ گنا زیادہ ثواب ہے اور مسجد حرام میں دوسری مساجد کی نسبت ایک لاکھ گنا زیادہ ثواب ہے دونوں کا اجر مساوی ہو گیا۔

جواب (۳)..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ تو نے جس قدر برکتیں مکہ شریف میں نازل فرمائیں اس سے دو گنا برکتیں مدینہ منورہ میں نازل فرما۔ آپ کی یہ دعا دینی اور دنیوی ہر قسم کی برکتوں کو شامل ہے اس دعا کا اثر یہ نکلا ہے کہ اگر بیت اللہ شریف میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے تو مدینہ میں اس سے دو گنا یعنی دو لاکھ کا ثواب ملتا ہے۔ (دفا بالوفاء)

موازنہ مکہ و مدینہ

علامہ سہودی فرماتے ہیں کہ مکہ شریف میں فضیلت حج ہے اس کے مقابلہ میں مدینہ منورہ کے اندر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی فضیلت ہے اور مکہ شریف میں مسجد بیت الحرام کی فضیلت ہے تو اور مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی فضیلت ہے۔ مکہ شریف میں عمرہ ادا کرنے کی فضیلت ہے تو مدینہ منورہ میں مسجد قبا کی فضیلت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگرچہ مدینہ منورہ میں بدنسب، مکہ شریف کے کم عرصہ قیام فرمایا لیکن دین اسلام کے اظہار و اعزاز کا سبب مدینہ منورہ ہی ہے۔ اکثر فرائض و ارکان اسلام کا نزول مدینہ منورہ میں ہی ہوا ہے۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام مدینہ منورہ میں زیادہ مرتبہ آئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت تک کیلئے مدینہ منورہ کو اپنا مقام منتخب فرمایا۔ کسی نے حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، آپ مدینہ منورہ میں رہنا پسند کریں گے یا مکہ مکرمہ میں؟ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ کو ترجیح کیوں نہ دوں حالانکہ اس کے ہر گلی کوچہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں کے آثار و برکات ہیں اور جبریل امین بھی یہاں بکثرت حاضر ہوتے رہے۔ طبرانی میں ہے **المدینۃ خیر من مکۃ** مدینہ منورہ مکہ شریف سے افضل ہے۔ جزری کی روایت ہے **المدینۃ افضل من مکۃ** مدینہ منورہ مکہ شریف سے افضل ہے۔ بخاری و مسلم میں سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے ایسی بستی میں جانے کا حکم دیا گیا جو تمام بستیوں کو اپنے اندر سولے گی تم اسے شرب کہتے ہو حالانکہ وہ مدینہ ہے۔ وہ بستی لوگوں کا میل کچیل اس طرح زور کرتی ہے جس طرح بھی لڑنے کا ڈنگ اور میل دور کرتی ہے۔ قاضی عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک میں اس امر کی تصریح ہے کہ مدینہ منورہ میں تمام بلاد اور بستیوں کے فضائل مجتمع ہیں اپنی منیر کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی فضیلتیں تمام بستیوں کی فضیلتوں پر غالب ہیں۔

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آخری دلیل

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں، میں نے مدینہ منورہ کو مکہ شریف سے افضل قرار دینے میں طویل بحث کی ہے حالانکہ امام حضرت محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ شریف افضل ہے لیکن بات یہ ہے کہ ہر شخص کی پسند اپنی اپنی ہے جہاں کسی کا محبوب قیام پذیر ہو، اسے وہی جگہ افضل نظر آتی ہے۔ علامہ قسطلانی مزید فرماتے ہیں کہ امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ذکر کی ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تم میں سے اپنی موت تک مدینہ منورہ میں رہ سکا ہو وہ اس وقت تک مدینہ میں رہے کیونکہ جسے مدینہ میں موت آگئی اس کی شفاعت کرونگا۔ مدینہ پاک کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی دھول اور گرد و غبار برص، جذام بلکہ ہر مرض کا علاج اور یہ خاک کب شفا ہے۔

مدینہ پاک کی ہر شے افضل ہے

امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ شریف کی مکہ پاک پر فضیلت کی ایک انوکھی دلیل دیتے ہیں فرمایا کہ امام زریں عہدبری اپنی جامع میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت لائے ہیں فرمایا کہ مدینہ منورہ کی کھجور زہر کیلئے تریاق ہے۔ ابن نجار نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تعلیقاً روایت نقل کی ہے کہ ہر شہر تلوار سے فتح ہوا لیکن مدینہ منورہ قرآن سے فتح ہوا اور طبرانی نے اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ذکر کی کہ مدینہ منورہ اسلام کا قلعہ اور ایمان کا گھر ہے یہ ہجرت کی زمین ہے اور حلال و حرام کا مرکز ہے مدینہ کے گرد و غبار اس کی جھگیوں اور یہ راستہ اور مکان کو بلکہ اس کی ماحول تک ہر ایک کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکات حاصل ہیں۔ (مواہب اللدینہ، ج ۱ ص ۴۰۱)

جبل

حدیث شریف حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبل اُحد کے سامنے پہنچ کر فرمایا، یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور میں (مدینہ کو) دونوں سنگلاخ اطراف کے درمیان جو علاقہ ہے اس کو حرم بناتا ہوں۔

☆ ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے احد پہاڑ آیا تو آپ نے فرمایا، یہ پہاڑ ہم سے پیار کرتا ہے اور ہم اس سے پیار کرتے ہیں۔

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ جب تم اس کی طرف آؤ تو اس کے شجر سے کچھ نہ کچھ ضرور دکھاؤ۔ خواہ وہ اس کے بڑے کانٹوں والے درخت سے ہی کیوں نہ ہو۔

فاکہہ..... جبل احد کی یہ فضیلت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے۔ ایک پہاڑ نسبت سے فضیلت پا گیا ہے تو آرامگاہ کو کتنی فضیلت ہوگی۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص نے کہا، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ مدینہ ملائکہ کی حفاظت میں ہیں۔ اس کے ہر راستے پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے۔

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس میں یعنی مدینہ میں طاعون اور وصال وغیرہ داخل نہیں ہو سکتا۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ کے رستوں پر (محافظہ) فرشتے ہیں اس میں طاعون اور وصال نہیں ہو سکتے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک ایمان مدینہ پاک کی طرف اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بیل کی طرف۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، قریب ہے ایمان کا اس طرح سمٹنا مدینہ پاک کی طرف، جس طرح سمٹتا ہے سانپ اپنے بیل کی طرف۔ یعنی (ایسا سمٹ آئے گا کہ ہر طرف سے) ایمان سمٹ کر مدینہ پاک کی طرف لوٹ آئے گا۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا، آپ فرما رہے تھے، مجھے ایسی ہستی کیلئے حکم دیا گیا جو دوسری بستیوں کو کھانا جائے گی۔ وہ میثرب ہے اور وہ مدینہ ہے۔ لوگوں کو اس طرح پاک کرتا ہے جس طرح بھی بھٹی لوہے کو میل کیلے سے پاک کرتی ہے۔ (دوسری بستیوں کو کھانے سے مراد یہ ہے کہ اس کے رہنے والوں کی اللہ تعالیٰ اسلام کے ذریعے امداد فرمائیگا اور وہ اس کی برکت سے کثیر شہروں اور آبادیوں کو فتح کریں گے اور ان کے مال غنیمت کھائیں گے۔ آپ کا تالکل القرئی فرمانا برکاتیل اختصار ہے)

☆ عبدالرحمن بن ابی لیثیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے مدینہ پاک کو میثرب کا نام دیا وہ تین بار اللہ سے استغفار کرے اور (کفار کے طور پر) دوسرے مدینہ کہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی، آپ نے فرمایا، لوگ اسے میثرب کہتے ہیں حالانکہ یہ مدینہ ہے تا پاک لوگوں کو اس طرح (خود سے) ڈور کرتا ہے جس طرح بھی لوہے کے میل کیلے کو۔

حکایت

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ایک اعرابی مدینہ پاک آیا۔ اس نے اسلام کیلئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ پھر واپس چلا گیا پھر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار فرمایا وہ پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار فرمایا پھر آیا اور کہا، میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار فرمایا اعرابی چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ بھیجی کی مانند ہے تا پاک کو دور کرتا ہے اور پاک کو کھاتا ہے۔

تبصرہ اویسی غفراز۔ یہی کیفیت آج بھی ہے کہ کچھ لوگ دور دراز سے عمرہ کیلئے آتے ہیں عمرہ کر کے مدینہ پاک پہنچتے ہی یہاں سے چلے جانے کیلئے بے قرار ہو جاتے ہیں۔ فقیر کو کافی عرصہ ہوا ہے بار بار مدینہ طیبہ حاضری نصیب ہوئی ہے آنکھوں سے دیکھا ہے کہ بعض بد قسمت مدینہ پاک پہنچتے ہی فوراً واپس چلے جاتے ہیں پوچھنے پر جواب دیتے ہیں کہ ہمارا وہاں جی نہیں لگا اور بہت سے خوش نصیب وہ بھی ہیں کہ وہ مدینہ پاک پہنچ کر واپسی کا نام تک نہیں لیتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جس نے اہل مدینہ کو خوفزدہ کیا، اس کو اللہ تعالیٰ اس طرح جہنم کی آگ میں پگھلائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی جہاں مدینہ پاک سے برائی کا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اس کو یوں قہقہہ فرما دے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جس نے مدینہ کی مصیبت اور سختی پر صبر کیا میں قیامت کے روز اس پر گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔

☆ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اسکے (مدینہ کے) ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو یوں مٹا دے گا جیسے نمک پانی میں مل کر مٹ جاتا ہے۔

☆ عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اہل مدینہ سے برائی کا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں ایسے پگھلائے گا جیسے پیسہ پگھلتا ہے یا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اس شہر یعنی شہر مدینہ کے لوگوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو یوں پگھلا دے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسکے (مدینہ کے) ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو نمک کے پانی میں گھلنے کی طرح گھلا دے گا۔ بعض صحابہ کرام نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اہل مدینہ کو خوفزدہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو خوف میں گرفتار کر دے گا۔

زائر مدینہ کی شفاعت کا خصوصی کوٹہ

مولیٰ الزبیر نے خبر دی کہ وہ قنڈ (تختی) کے زمانے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ کی ایک آزاد کردہ کنیز آئی اس نے آپ کو سلام کیا اور کہا اے ابو عبد الرحمن میں نے مدینہ سے چلے جانے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ وقت ہم پر بہت تنگ ہو گیا ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا، بے وقوف یہ نہیں بٹھی رہ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو کوئی صبر کرے گا مدینہ کی مصیبت اور سختی پر تو قیامت کے روز میں اس کیلئے شفیق بنوں گا یا شہید بنوں گا۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو صبر کرے گا مدینہ کی مصیبت اور سختی پر تو قیامت کے روز میں اس کیلئے شفیق بنوں گا یا شہید بنوں گا۔

☆ عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو ثابت قدم رہے مدینہ کے قیام میں اور صبر کرے اس کی مصیبت اور سختی پر تو میں قیامت کے روز اس کیلئے شہید اور شفیق بنوں گا۔

مدینہ پاک کا باسی خوش نصیب ہے

☆ ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص مدینہ منورہ سے منہ پھیر کر نہیں نکلتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کا بہتر بدل وہاں بھیج دیتا ہے۔

☆ سفیان ابن ابی زہیر الحمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، یمن فتح ہوگا تو ایک ایسی قوم آئے گی جو مدینہ منورہ سے اپنے مال مولیٰ کو ہانک لے جائے گی اور اپنے اہل و عیال اور زیر اطاعت لوگوں کو اٹھا لے جائے گی حالانکہ اگر وہ جانتے ہوتے تو مدینہ ان کیلئے بہتر ہے۔ آپ نے شام اور عراق کے بارے میں بھی اس طرح فرمایا۔

تبرہ اوئی غفرلہ..... ان روایات میں ایک طرف مدینہ پاک میں رہائش کی ترغیب ہے تو دوسری طرف علم غیب کا اظہار ہے کہ ایک عرصہ کے بعد یمن و شام اور عراق فتح ہوں گے تو کچھ اہل مدینہ وہاں چلے جائیں گے۔ (چنانچہ ایسے ہوا کہ یہ مالک فتح ہوئے اور بہت سے اہل مدینہ یہاں سے چلے گئے اور اپنا اصل منشا مبارک کا اظہار فرما دیا کہ ان کیلئے بہتر تھا کہ وہ مدینہ پاک کو نہ چھوڑتے۔) اس میں آپ کی آرام گاہ شریف کی فضیلت کا اظہار بھی ہے جو کہ مدینہ پاک میں سرے وہ قیامت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھے گا۔

کثرت اسماء

مدینہ طیبہ کی یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ اس کے اسماء کثرت پر مشتمل ہیں اور ناموں کی کثرت ہی ظاہر کر رہی ہے کہ اس شہر شریف کی کتنی عظمت ہے۔ اسماء الہی عز و شہادہ اور القاب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا پتا چلتا ہے کہ جس کے نام زیادہ ہیں اس کی رفعت و عظمت بھی زیادہ ہے خاص کر ایسے وقت میں کہ ایک نام مشتق ہو ایک ماخذ شریف سے اور اس بات کی خبر ہو کہ اس سے ایک صفت عظیم پیدا ہوتی ہے روئے زمین کا کوئی شہر ایسا نہیں ہے کہ جس کے نام اس درجہ کثرت کو پہنچے ہوں جیسے کہ مدینہ پاک کے نام میں۔ بعض علماء نے کوشش کر کے تقریباً ایک سو اربعہ نام جمع کیے ہیں ان تمام کو فقیر نے محبوب مدینہ میں جمع کیا ہے جن کی دلالت اس مکان کی شرافت اظہار من القس ہے اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت کو شامل حال کرتے ہوئے میں عرض کرتا ہوں کہ جو نام سید کائنات آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسندیدہ اور محبوب ہے وہ ملا ہے اور مدینہ اور طیبہ تہذیب کے ساتھ اور طیبہ ہے تمام مشتقات اس مادہ سے ملاحظہ تعظیم اور انتہائے ادب کا خصوصیت کو چاہتا ہے لیکن ممکن ہے کہ اس مقام پر کسی دلالت کا پایا جانا جواز پر وسعت اور عمومیت کی گنجائش رکھتا ہو۔ واللہ اعلم اور ناموں کا یوں اسکی طہارت کے سبب ہے اس لئے کہ شرک کی عبادت سے یہ سرزمین پاک ہے اور طہانہ سلیمہ کے موافق ہے نیز اس کی آب و ہوا نہایت پاکیزہ ہے

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس بچہ شریف کے رہنے والے اس کی مٹی اور اس کے درود پوار سے ایسی عمدہ خوشبو پاتے ہیں جس کی مٹس میں دنیا کی کوئی خوشبو پیش نہیں کر سکتے یہاں کے ساکنان کے سوار اور صادقان و حجابان مشتاق کے شامبہ ذوق میں بھی تھوڑی خوشبو پکپکتی ہے چنانچہ انبی عبد اللہ عطار نے کہا ہے:

بطیب رسول اللہ طاب قسیمہا

فما للمسك والكافور والصندل الرطب

یہ وہ خوشبو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خوشبودار ہوگئی ہوا اسکی۔ پس نہیں ہے ایسی خوشبو مشک اور کافور اور صندل رطب میں۔
شبلی ایک صاف باطن اور اہل دل علماء میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مدینہ پاک کی مٹی میں ایک خاص خوشبو ہے جو کسی دوسرے شہر میں نہیں۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب محبوب مدینہ۔

آرام گاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے فضائل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی میرے وصال کے بعد، تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے میری حیات ظاہری میں میری زیارت کی۔

فائدہ..... حضور طہ السلام نے اپنی قبر کو تجدید گاہ بنانے سے منع فرمایا ہے اور اسے زیارت گاہ بنانے کی تاکید فرمائی ہے۔

ازالہ وہم..... نجدی وہابی زیارت مدینہ اور زیارت روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روکتے ہیں وہ بڑی شدید غلطی میں مبتلا ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ احادیث پر غور کریں تاکہ ان کی کج فہمی کی اصلاح ہو۔ اس کی مزید تفصیل آئے گی ان شاء اللہ۔

نکتہ..... حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قبر کی زیارت کا حکم دیا ہے اور زیارت اسی وقت مستحب ہوگی جب زیارت کرنے والا آپ کی قبر کی طرف رخ کر کے کھڑا ہوگا اور جو پشت کر کے کھڑا ہو، اس کے اس عمل کو زیارت نہیں کہہ سکتے بلکہ اس کا یہ عمل بتا رہا ہے کہ وہ بے ادب بھی ہے اور فہم حدیث سے عاری بھی۔

نکتہ..... حضور علیہ السلام نے یہاں اپنی قبر انور کی زیارت کرنے والے کو اس شخص کی مانند قرار دیا ہے جو آپ کی حیات ظاہری میں آپ کی زیارت کرے تو اس سے جہاں زیارت کرنے والے کیلئے بہت بڑے اجر و ثواب کا پتا چلتا ہے وہیں یہ بھی پتا چلتا ہے کہ قبر انور کی زیارت کرنے والے کو وہ تمام تر آداب پیش نظر رکھنے چاہئیں جو آداب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں آپ کی زیارت کرنے والے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیش نظر رکھتے تھے۔

فائدہ..... زیارت حزار شریف کے متعلق فقہاء محدثین نے فرمایا کہ **من علقه والاسود و عمرو بن ميمون بدنا بالمدينة و عن العبدی من المالکة المش الى المدينة الزیارة قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل من الکعبة و سیاتی ان من نذر زیارة قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لزمه الوفاء** علقہ، اسود اور عمرو بن میمون سے منقول ہے کہ حضرات مدینہ منورہ سے ابتداء کرتے اور امام مالک کے پیروں میں سے جناب عبدی سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوتا تاکہ وہاں پہنچ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کی جائے یہ کعبہ سے افضل ہے اور عنقریب آ رہا ہے کہ جس شخص نے نذر مانی کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کروں گا تو اسے اپنی نذر ملا کر پوری کرنا پڑے گی۔

بعض سلف کا یہ مذہب ہے کہ حج پر جانے والا پہلے مدینہ منورہ سے اس کی ابتداء اور آغاز کرے۔ بعض صحابہ کرام سے بھی یہ عمل ثابت ہے کہ انہوں نے حج کیلئے مدینہ منورہ سے احرام باندھا اور اس کے بارے میں انہوں نے فرمایا، ہم وہاں سے احرام باندھیں گے جہاں سے سرکا یا بد قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا تھا۔

فائدہ..... سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرامگاہ یعنی آپ کے روضہ مقدسہ کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا بہت ہی بابرکت اور افضل عمل ہے۔

انتباہ..... ابن تیمیہ اور اس کے مقلدین نجدی وہابی مزارِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی گنبدِ خضراء کے سفر کو مذکورہ نیت کے ساتھ طے کرنے کی ممانعت کرتے ہیں اور صرف مسجد نبوی کی خاطر نیت کر کے سفر کرنا جائز قرار دیتے ہیں اور اس اصلی مقصود کی نیت کرنے والا اگر مسجد نبوی کی زیارت کے تحت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدس پر حاضری دے لیتا ہے تو اسے جائز کہتے ہیں۔ انکی دلیل وہ حدیث ہے جس میں تین مساجد کی طرف بہ نیت زیارت سفر کرنے کی اجازت ہے ان کے سوا ممانعت ہے وہ تین مساجد..... مسجد الحرام، مسجد الانقیلی اور مسجد نبوی ہیں۔

جواب..... اس حدیث شریف کے جواب میں علمائے محققین کے رسالے اور کتابیں بے شمار موجود ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف اس نیت سے سفر زیارت کرنا کہ اس مسجد کی عظمت و شان بھی ان تین جیسی ہے اس نیت سے سفر کرنا ناجائز و حرام ہے۔ ورنہ سفر کے تمام دروازے بند ہو جائیں گے۔ سلف صالحین جن کا معمول ابھی ہم نے ذکر کیا ہے ان کے اس عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ حج کرنے والا اگر جناب مدینہ آئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری سے اس سفر مبارک کی ابتداء کرے تو یہ افضل طریقہ ہے وجہ یہ ہے کہ

جو شخص سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرِ انور کی زیارت کی غرض سے حاضر بارگاہِ نبوی ہوتا ہے اس کے بارے میں خود رسالتِ آسمانی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، **من زار قبری و جبت له شفاعة** جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میں ضرور شفاعت کروں گا۔ اور بزاز نے عبدالرحمن بن زیاد اور دانگے والد کے واسطے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مرفوعہ روایت ذکر کی ہے، **من زار قبر حلت له شفاعة** جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ (بخاری المجلد ۳، ج ۳ ص ۲۹)

طبرانی اور دارقطنی وغیرہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعہ روایت ہے، **من جاءني زائراً لا يعلمه حاجة الا زيارتي كان حقا علي ان اكون له شفيعاً يوم القيامة** جو شخص میرے حضور زیارت ہی کی غرض سے آیا اس کی اور کوئی حاجت نہ تھی تو مجھ پر یہ فرض ہو گیا کہ میں کل قیامت کے دن اس کی شفاعت کرنے والا ہوں۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مرفوعہ روایت ہے، **من جاءني زائراً كان حقاً علي الله ان اكون له شفيعاً يوم القيامة وصحبه الحافظ ابن السكن** جو شخص میری زیارت کی خاطر حاضر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا یہ حق ہو گیا کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ اس روایت کی ابنِ سکن نے تصحیح فرمائی ہے۔

ایک اور روایت ہے، **ولا ہی جعفر العقيلي عن رجل من آل الخاطر مرفوعاً من زادني متعمداً كان في جوارى يوم القيامة ومن سكن المدينة وصبر على بلائها كنت له شفيداً و شفيعاً يوم القيامة عن حاطب مرفوعاً من زادني بعد موتي فكانما زادني في حياتي ومن مات باحدى الحرمين بعث من الامنين يوم القيامة** جناب ابو جعفر عقیلی آلِ خاطر کے ایک مرد سے مرفوعہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قصداً اور ارادہً میری زیارت کی، وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا اور جس نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور اسکی غیبتوں پر صبر کیا، میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور اس کی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ جناب حاطب سے مرفوعہ روایت ہے فرمایا جس نے میری وصال کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری ظاہری زندگی میں میری زیارت کی اور جو شخص مدینہ منورہ یا مکہ شریف میں کسی ایک کے حرم میں مرے گا وہ قیامت میں امن والے لوگوں میں اٹھایا جائے گا۔ (بخاری المجلد ۳، ج ۳ ص ۲۹)

احناف کا موقف

قالت الحنفية زيارة صلى الله تعالى عليه وسلم من افضل المتدويات والمستحبات بل تقرب من درجات الواجبات احناف کہتے ہیں کہ سرکارِ ابد قرابلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت مستحبات و مندوبات میں سے افضل عمل ہے بلکہ یہ تو واجبات کے درجہ کے قریب ہے۔ (جہاں لکھار، ج ۳، ص ۱۳)

عن انس مرفوعاً من زاذنى ميتا فكانما زادنيحيا من زاد قبرى و جبت شفاعتى يوم القيامة وما من احد من امتى له سعة ثمه لم يزددنى فليس له عذر (جہاں لکھار، ج ۳، ص ۲۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے دصال کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے قیامت کے دن میری شفاعت لازم ہوگی اور میری امت کے ہر اس شخص کو جسے اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت و گنجائش عطا فرمائی پھر اس نے میری زیارت نہ کی تو اس کیلئے کوئی عذر نہیں۔ (مطلب یہ کہ حج کرنے آیا اور فراغت کے بعد یا حج پر آنے سے قبل قبر انور کی جو شخص زیارت نہیں کرتا حالانکہ مالی طور پر اس کے پاس اخراجات کیلئے رقم موجود تھی اگر اس سے کل قیامت کو پوچھا گیا کہ تو نے ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کی حاضری کیوں نہ دی؟ تو اس کے جواب میں وہ عذر بھی پیش کرے گا تو وہ نہیں سنا جائے گا) اس کی نظیر یہ حدیث ہے، عن جعفر بن محمد بن ابیہ قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من ذكرت عنده ففسى الصلوة على خطن طريق الجنة امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاتا ہے پھر وہ مجھ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا بھول جاتا ہے اس نے جنت کا راستہ گنوا دیا۔

فائدہ..... مذکورہ روایات سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضور ممتحنی مرتبت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کی زیارت اعلیٰ و افضل عمل ہے۔ ایسی روایت کو موضوع قرار دینا اور جس طرح بن پڑے اس عمل سے روکنا ازلی بدعتی ہے، بغض رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی واضح علامت ہے مانعین زیارت روضہ رسول کے ہاں لے دے کے اگر کوئی آڑ ہے تو روایت لا تشدو الرجال الا مساجد الثلاثة ہے۔

لیکن اس روایت کا مفہوم بالکل وہ نہیں ہے جو ان لوگوں نے بتا رکھا ہے یعنی روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا اور اس کیلئے نیت کر کے اس طرح روانہ ہونا منع ہے جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں۔

مزاو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا قرآنی فیصلہ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، **وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا** اور اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں وہ آپ کے پاس حاضر ہوں پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ان کی معافی طلب فرمائیں تو یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

فائدہ..... آیت مذکورہ میں گناہگاروں کیلئے قبولیت توبہ کا ایک حتمی اور یقینی طریقہ سکھایا گیا ہے وہ بارگاہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر طلب مغفرت کرنا اور مغفرت کے طالب کیلئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سفارش کرنا۔ بارگاہ رسالت میں حاضری اس وقت تک ناقص نہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی صورت میں تھی جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناقص نہیں زمین پر رونق افروز تھے اور جب آپ کا وصال ہو گیا تو پھر حاضر ہونے کا مطلب آپ کے روضہ اطہر پر حاضر ہونا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ قیامت تک گنہگاروں کو اپنے گناہوں کی معافی کیلئے اللہ تعالیٰ نے روضہ رسول پر حاضری دینے کی خوشخبری دی ہے اور دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ حاضری دینے والے کیلئے قبولیت توبہ کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ اس پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی راضی ہوں اگر آپ ناراض ہیں تو اس کیلئے آپ سفارش نہیں فرمائیں گے لہذا حسن عقیدت اور محبت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبولیت توبہ کیلئے لازمی شرط ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر زائر کو جانتے پہچانتے ہیں اور اس کے عقیدہ و نیت پر باذن اللہ مطلع ہیں۔ **ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ**

استدلال..... آیت مذکورہ سے ان حضرات نے استدلال کیا اور اسے حجت پکڑا جو روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضری دینا اور اس کی نیت سے روانہ ہونا مباح بلکہ مستحب میں اعلیٰ درجہ کا مستحب کہتے ہیں۔ ویلہ (جو اکثر اس فعل کے مانعین ہیں) میں سے ایک مشہور پوہندی محدث ظفر احمد عثمانی نے اعلام السنن میں زیارت روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قائلین کی دلیل یوں بیان کی ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول **وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ الْآيَةَ** سے قیام اور ان کی زیارت کو جائز قرار دینے والوں نے اس کے استحباب کا استدلال کیا ہے۔ طریقہ استدلال یہ ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال شریف کے بعد اپنی قبر انور میں زندہ ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں صراحتاً موجود ہے، **الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ** تمام پیغمبرانِ عظام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے صحیح کہا ہے اور اس کے متعلق پوری ایک جلد تحریر فرمائی ہے۔ استاد ابو منصور بغدادی نے کہا کہ ہمارے اصحاب میں سے جو حضرات محققین و متکلمین ہیں ان سب کا یہی کہنا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال کے بعد بالکل زندہ ہیں۔

حکایت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح روایت ہے انہوں نے جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور پر حاضر ہو کر اپنا چہرہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور پر رکھا مروان نے جب یہ دیکھا تو انہیں اٹھایا اور پوچھنے لگا یہ کیا کر رہے ہو؟ جب جناب ابو ایوب انصاری نے اپنا چہرہ اٹھایا تو مروان نے پہچان لیا۔ مروان کو آپ نے جواب دیا، **جئت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم اری الحجر** (مجمع الزوائد، ج ۲، ص ۱۲) میں حضور ختمی مرتبت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا ہوں کسی پتھر یا اینٹ کے پاس نہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ آیت مذکورہ کا حکم ابھی باقی ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال شریف کے ساتھ حکم ختم نہیں ہو گیا۔ اسلئے ہر آدمی کو چاہئے کہ جس نے اپنے اوپر گناہوں کا بوجھ لا دیا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کرے اور وہاں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے۔ اس کیلئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی استغفار کریں گے۔

آرامگاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت میں مذاہب

شوکانی نے کہا **وقد اختلف فیہا اقوال اہل العلم فذهب الجمهور الى انها مندوبہ و ذهب بعض المالکیہ و بعض الظاہریۃ الى انها واجبیۃ وقالت حنفیۃ انها قریبۃ من الواجبات** حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کرنے کے مسئلہ میں اہل علم کے مختلف اقوال ہیں جمہور کا یہ مذہب ہے کہ یہ مندوب ہے ظاہر یہ اور بعض مالکیہ اس کو واجب کہتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ واجبات کے قریب قریب ہیں۔ (نیل الاوطار، ج ۵، ص ۷۸، مطبوعہ مصر)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر انور میں زعمہ ہیں اور اس پر بہت سی صحیح احادیث شاہد ہیں اور جس گھریا جگہ میں کوئی زندہ شخص قیام رکھتا ہو اس کی زیارت کیلئے جانے میں کوئی ممانعت نہیں کیونکہ اس ممانعت پر قرآن و حدیث میں کوئی دلیل نہیں ہے۔

آرامگاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا قرآنی ثبوت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ الْآيَةَ وَالْهَجْرَةَ إِلَيْهِ فِي حَيَاتِهِ**

الْوُصُولَ إِلَى حَضْرَتِهِ كَذَلِكَ الْوُصُولُ بَعْدَ مَوْتِهِ (نیل الاوطار ج ۵ ص ۱۷۸)

اور جو بھی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر گیا الّا یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہجرت آپ کی حیات ظاہرہ میں آپ کی ذات مقدسہ کی طرف اور بعد از وصال آپ کے روضہ مقدسہ کی طرف جانے کا نام ہے۔

طریقہ استدلال..... یہ تو سب جانتے ہیں کہ ہجرت اپنا گھر یا رچھوڑ کر کہیں جانا ہے اور اس کیلئے سفر لازمی ہے لہذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہرہ میں کوئی کد شریف سے جہشہ سے اور کوئی مختلف جگہوں سے آپ کی طرف سفر کر کے آتا تھا اور اس کا ارادہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری ہوتا تھا جب اس ارادہ سے سفر ہجرت اجر عظیم کا حامل ہے تو پھر آیت مذکورہ کے مفہوم کے مطابق اب بھی جو شخص کسی علاقہ سے مدینہ منورہ میں روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے سفر کرتا ہے وہ بھی اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ لہذا اب زیارت قبر انور کیلئے سفر کرنا کم از کم مندوب ٹھہرے گا بعض مالکیہ اور ظاہریہ جو وجوب زیارت کے معتقد ہیں ظفر احمد عثمانی دیوبندی نے ان کا استدلال ان الفاظ سے نقل کیا ہے:

و استدلال القائلون بالوجوب بحديث من حج و لم يزرنى فقد جفاني قالوا والجفاء للنبي محرم

فتصب الزيارة (اعلاء السنن ج ۱۰ ص ۳۹۴ کراچی) جو حضرات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کے واجب ہونے

کے قائل ہیں انہوں نے اس حدیث پاک سے استدلال کیا ہے، جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے یقیناً مجھ سے زیادتی کی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھدینا حرام ہے لہذا زیارت قبر انور واجب ہوئی۔

اس کی مزید تفصیل و تحقیق فقیر کی تصنیف بعد وصال وسیلہ کا ثبوت پڑے۔

آرامگاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی احادیث مبارکہ

۱..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، **من زار قبری وجبت له**

شفاعتی جو شخص میری قبر کی زیارت کرے میری شفاعت اس کیلئے لازم ہوگی۔ (رواہ الدارقطنی فی المستدرک وغیرہ) (شفاء القام ص ۲)

۲..... انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، **من زار قبری حلت له شفاعتی** جو میری قبر کی زیارت کرے میری شفاعت اس کیلئے حلال ہوگی۔

۳..... انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، **من جاءني زائر الا يعمله حاجة الانبياء** کما

حقاً علی ان اکون له شفیعاً یوم القيامة جو شخص میری زیارت کو اس حال میں آئے کہ وہ میری زیارت کے سوا اور

کوئی کام نہ کرے تو مجھ پر لازم ہوگا کہ میں قیامت کے روز اس کا سفارشی بنوں۔ (رواہ الطبرانی فی معجم الکبیر والدارقطنی فی المالیہ والیوم

بن المقرئ فی معجم صحیحہ سعید بن اسحق) (شفاء القام ص ۱۶)

۴..... اور انہی سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، **من حج فزار قبری بعد وفاتی فکانما زارنی**

فی حیاتی جو شخص حج کرے پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے تو گویا وہ میری زندگی میں میری زیارت

کرتا ہے۔ (رواہ الدارقطنی فی مسند وغیرہ) (شفاء القام ص ۲۰)

۵..... اور انہی سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، **من حج البيت ولم يزرني فقد جفاني** جو حج کرے اور

میری زیارت نہ کرے تو وہ مجھ پر ظلم کرتا ہے۔ (رواہ ابن ندیم فی الکامل وغیرہ) (شفاء القام ص ۲۱)

۶..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، **من زار قبری**

او من زارنی کنتم له شفیعاً اور شہیداً جو میری قبر کی زیارت کرے یا جو میری زیارت کرے میں اس کا سفارشی یا

گواہ ہوں گا۔ (رواہ ابوداؤد و الطیالسی فی مسندہ) (شفاء القام ص ۲۹)

۷..... قاروقی اعظم کے خاندان کے ایک شخص سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، **من زارنی متعمداً**

کان فی جوارى یوم القيامة جو شخص بالقصد میری زیارت کرے وہ قیامت کے روز میرے پڑوس میں ہوگا۔ (رواہ ابوالحسن

اعظمی وغیرہ) (شفاء القام ص ۳۱)

۸..... حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، **من زارنی من ہوتی**

فکانما زارنی فی حیاتی جو کوئی میری وفات کے بعد میری زیارت کرے تو گویا میری زندگی میں وہ میری زیارت

کرتا ہے۔ (رواہ الدارقطنی وغیرہ) (شفاء القام ص ۳۲ شرح شفاء ص ۳۰ ج ۳ ص ۵۱۲)

۹..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، **من حج حجة الاسلام و زار قبری و غزاً غزوة و صلى على في بيت المقدس لم يسأله الله عز وجل في ما اقترض عليه** جو شخص حج اسلام ادا کرے اور میری قبر کی زیارت کرے اور ایک لڑائی لڑے اور بیت المقدس میں مجھ پر درود بھیجے تو اللہ عزوجل اس سے اپنے فرائض کے بارے میں سوال نہیں کریگا۔ (رواہ الحافظ ابو الفتح الاروزی فی الثانی من خواصہ) (شفاء القام، ص ۳۳)

۱۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، **من زارنی بعد موتی فکا نماز ارنی و انا حتی** جو میری وفات کے بعد میری زیارت کرے تو گویا وہ اس حال میں میری زیارت کرتا ہے کہ میں (دنیا میں) زندہ ہوں۔ (رواہ ابو الفتح سعید بن محمد بن اسماعیل البیہقی) (شفاء القام، ص ۳۵)

۱۱..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، **من زارنی بالمدينة فحسباً** کفنت له شفیعاً و شہیداً جو شخص مدینہ میں ثواب کی نیت سے میری زیارت کرے تو میں اس کے حق میں سفارشی اور گواہ ہوں گا۔ (ذکرہ ابن الجوزی فی مشیر العزم الساکن والدیالھی و ائمتہ ہارون وغیرہا) (شفاء القام، ص ۳۶۔ شرح فقاہ، ج ۳، ص ۵۱۲)

۱۲..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، **من زارنی مکتاً فکا نما زارنی** حباً و من زار قبری و جبت له شفاعتی يوم القيامة و ما من احد من امتی له سعة ثم لم یزرنی فلیس له عذر جو میری وفات کے بعد میری زیارت کرے وہ گویا میری ظاہری زندگی میں میری زیارت کرتا ہے اور جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے حق میں قیامت کے روز میری شفاعت واجب ہوگی اور میری امت سے جو شخص طاقت رکھے پھر میری زیارت نہ کرے تو اس کے لئے کوئی عذر نہیں ہوگا۔ (ذکرہ الیاف ابو عبد اللہ محمد بن محمود ابن البخاری کتاب الدرۃ الثمینیۃ فی فضائل المدینہ) (شفاء القام، ص ۳۷)

۱۳..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، **من زارنی فی مماتی** کان کمن زارنی فی حیاتی و من زارنی حتی یتبى الی قبری کفنت له يوم القيامة شہیداً و شفیعاً جو شخص میری وفات کے بعد میری زیارت کرے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو میری ظاہری زندگی میں میری زیارت کرتا ہے اور جو میری زیارت کرے یہاں تک کہ وہ میری قبر تک پہنچے تو میں قیامت کے روز اس کے حق میں گواہ یا سفارشی ہوں گا۔ (ذکرہ الحافظ ابو حفص العسقلی فی کتاب الشفاء) (شفاء القام، ص ۳۸)

۱۴..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، **من لم یزد قبری فقد جفانی** جو شخص میری قبر کی زیارت نہ کرے وہ مجھ پر ظلم کرتا ہے۔ (ذکرہ الیاف ابو عبد اللہ ابن البخاری کتاب الدرۃ الثمینیۃ) (شفاء القام، ص ۳۹)

۱۵..... حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، **من اتى المدينة زائراً لم يوجب له شفاعتي يوم القيامة ومن مات في أحد الحرمين بعث آمناً** جو شخص میری زیارت کی غرض سے مدینہ آئے تو قیامت کے روز اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہوگی اور جو حرمین میں سے کسی ایک میں فوت ہو جائے تو وہ امن کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔ (ذکرہ بھی الحسن فی اخبار المدینہ) (شفاء النقام، ص ۳۹)

۱۶..... اور مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، **من حج الى مكة ثم قصدني في مسجدى كتب له حجتان** مبرورتان جو شخص مکہ میں حج کرے پھر میری مسجد میں میرا ارادہ کرے تو اس کیلئے دو قبول حج لکھے جائیں گے۔ (جذب القلوب، ص ۱۴۳)

۱۷..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا، **من زار قبر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان جوار رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم** جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کرے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پڑوس میں رہے گا۔ (جذب القلوب، ص ۱۴۳)

۱۸..... اور مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، **من حج البیت ولم يرضى فقد جفانى** جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اور میری زیارت نہ کرے تو وہ مجھ پر ظلم کرتا ہے۔ (جذب القلوب، ص ۱۴۳)

۱۹..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، **ما من احد يسلم على الاراد الله على روحى حتى اود عليه السلام** کوئی شخص میری قبر پر حاضر ہو کر مجھ پر سلام نہیں پیش کرتا مگر اللہ میری روح کو مجھ پولوثا تا ہے یہاں تک کہ میں اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (رواہ ابورؤف فی سننہ) (شفاء النقام، ص ۳۹)

ازالہ وہم وھابیہ وابن تیمیہ

علمائے محققین نے زیارت روضہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا احادیث کو مستند اور معتبر قرار دیا ہے اور انہی احادیث مبارکہ کی وجہ سے مذاہب اربعہ کے ائمہ مجتہدین حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ نے حاضری سرکار کو مستحب و مکرمہ قریب بجا جب کہا ہے چنانچہ شیخ محدث دہلوی فرماتے ہیں، اما ازانچہ بصریح لفظ زیارت وقوع یافتہ ابن احادیث است کہ از نقل ثقافت بطریق متعدد بعضے از اہل بدرجہ صحت رسیدہ و اکثر بمرتبہ حسن آمدہ ثبوت یافتہ زیارت کا لفظ جن احادیث میں صراحۃً واقع ہوا ہے وہ یہ حدیثیں ہیں جو ثقہ راویوں سے متعدد طریق سے مروی ہے۔ ان میں سے بعض حدیثیں صحت کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہیں اور اکثر حدیثیں مرسلہ ہیں۔ (جذب القلوب، ص ۱۴۲)

اور امام تاج الدین سبکی فرماتے ہیں، ثمہ ان الاحادیث التي جمعناها في زيارة بضعة عشر حديثاً مما فيه لفظ الزيارة غير ما يستدل به لها من احاديث آخر و تضافر الاحاديث يؤيدها قوة حتى ان الحسن قد يترقى بذلك الى درجة الصحيح. پھر زیارت مدینہ کے متعلق جو حدیثیں ہم نے جمع کی ہیں ان کی تعداد چودہ ہے اور یہ ان دوسری حدیثوں کے علاوہ ہے جن سے زیارت پر استدلال ہو سکتا ہے اور حدیثوں کی کثرت ان کی قوت کو بڑھا دیتی ہے۔ یہاں تک کہ کثرت طریق کی وجہ سے حسن حدیث صحیح کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔ پھر حدیث کی دو قسمیں بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں، فاجتماع الاحاديث الضعيفة من هذا النوع يزيد لها قوة و قد يترقى بذلك الى درجة الحسن الوالصحيح. پھر اس قسم کی ضعیف حدیثوں کا اکٹھا ہونا ان کی قوت کو بڑھا دیتا ہے یہاں تک کہ کبھی وہ حسن یا صحیح کے درجہ کو پہنچ جاتی ہیں۔

ابن تیمیہ اکیلا

جلیل القدر علمائے محققین نے زیارت روضہ کی احادیث کو صحیح مستند اور معتبر قرار دیا لیکن ابن تیمیہ نے ان احادیث کے ضعیف بلکہ موضوع ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ چنانچہ امام سبکی اس کا دعویٰ ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں، وما ذكر من الاحاديث في زيارة قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فكلها ضعيفة باتفاق اهل العلم بالحديث بل هي موضوعة لم يرواها من اهل السنن المعتمدة شيئاً منها لم يحتج احد من الائمة بشئ منها یعنی ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ مسائل نے سوال میں جو حدیثیں ذکر کی ہیں وہ سب محدثین کے اتفاق کے ساتھ ضعیف بلکہ موضوع ہیں اور قاطب اعتماد اصحاب سنن حدیث میں سے کسی نے بھی ان میں سے کچھ روایت نہیں کیا ہے اور نہ آئمہ مجتہدین میں سے کسی نے ان میں سے کسی سے استدلال کیا ہے۔ (عطاء المقام، ص ۱۴۲)

ابن تیمیہ کی تردید

امام تاج الدین تکیہ احادیث زیارت کی حیثیت بیان کرنے کے بعد ابن تیمیہ کے اس دعویٰ کی تردید میں لکھتے ہیں، **بہذا بل باقل منه یتبنی افتراء من ادعی ان جمیع الاحادیث الواردة فی الزیارة موضوعة فسخان اللہ اما يستحی من اللہ ومن رسوله فی هذه القالة التي لم یسیہم الیہا عالم ولا جاهل لا من اهل الحدیث ولا من غیرہم** اور اس بیان سے بلکہ اس سے کم بیان سے اس شخص کے دعویٰ کا افتراء ظاہر ہو جاتا ہے جو کہتا ہے کہ روضہ نبوی کے ہارے میں وارد ہونے والی تمام حدیثیں موضوع (بیوقوفی) ہیں پس سبحان اللہ یہ شخص اپنے دعویٰ میں نہ اللہ سے اور نہ اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیاء کرتا ہے جو اس سے پہلے نہ کسی عالم نے اور نہ کسی جاہل نے اور نہ محدثین میں سے کسی نے اور نہ غیر محدثین میں سے کسی نے کیا۔ (شفاء اللقام، ص ۱۲)

نجدی و ہابی ابن تیمیہ کے نقش قدم پر

جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ بخیری و ہابی ابن تیمیہ کے کس قدر فریفتہ ہیں کہ اس کی ہر غلط بات کو نص قطعی کا درجہ دیتے ہیں چنانچہ اس مسئلہ میں وہی ہو رہا ہے کہ ابن تیمیہ کے مذہب کی تائید میں ہر سال حاجیوں میں مفت تقسیم ہونے والی ایک کتاب التحقیق والا یضاح لکثیر من مسائل الحج والعمرة والزیارة مؤلف عبد العزیز عبداللہ بن باز کے چند اقتباسات ملاحظہ فرما کر اندازہ لگائیں کہ یہ لوگ ابن تیمیہ کیلئے کیا کچھ نہیں کرتے۔

اس کتاب کے صفحہ ۱۶۸ پر لکھا ہے **تجیر قبر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت حج کیلئے نہ واجب ہے نہ شرط جیسا کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے بلکہ جو لوگ مسجد نبوی کی زیارت کریں یا مسجد سے قریب ہوں ان کیلئے مسجد کی زیارت کے ساتھ قبر کی زیارت بھی مستحب ہے لیکن جو لوگ مدینہ منورہ سے دور ہوں ان کیلئے جائز نہیں کہ قبر نبوی کی زیارت کی نیت سے سفر کر کے مدینہ آئیں البتہ مسجد نبوی کیلئے سفر کر کے آسکتے ہیں جب مدینہ آجائیں گے تو آپ کی قبر اور حضرت ابوبکر و عمر کی قبروں کی زیارت ہو جائے۔ مسجد نبوی یا کسی اور کی قبر کیلئے سفر کرنا جائز ہوتا تو آپ امت کو ضرور ہتاتے اور اس کی فضیلت کی طرف ان کی رہنمائی فرماتے۔**

اور اسکے بعد لکھا ہے اس باب میں جو حدیثیں بیان کی جاتی ہیں جن کو وہ لوگ جو قبر نبوی کیلئے سفر کو شروع سمجھتے ہیں پیش کرتے ہیں وہ سب حدیثیں ضعیف الاثان بلکہ موضوع ہیں جن کے ضعف پر محدثین کرام جیسے دارقطنی، بیہقی، حافظ ابن حجر وغیرہ نے تنبیہ کی ہے لہذا یہ کسی طرح جائز نہیں کہ ان ضعیف احادیث کو صحیح احادیث کے مقابلہ میں پیش کیا جائے جو ان قیوں مساجد کے سوا سفر کی حرمت کو بیان کرتی ہیں۔

پھر آگے لکھا ہے اور اس قسم کی حدیثیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں حافظ ابن حجر نے ان احادیث کو ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ان تمام احادیث کے طرق موضوع ہیں اور حافظ عقیلی نے فرمایا اس طرح کی کوئی حدیث صحیح نہیں اور امام ابن تیمیہ نے فرمایا کہ یہ سب ہی روایات موضوع ہیں۔

ناظرین کرام ان عبارات سے وہابیہ نجدیہ کی خباثت کا اندازہ لگائیں کہ ابن تیمیہ کے جس قول یا طلعہ کا ردِ مبلغ امام تاج الدین سبکی اور شیخ محدث دہلوی وغیرہما علمائے اہلسنت فرما چکے ہیں وہابیہ نجدیہ ای کو اپنے ایمان کی جان سمجھتے ہیں۔

فیصلہ حق

آرام گاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا منکر ابن تیمیہ ہے اور اس کے چند نجدی وہابی ان کے سوا ملائکہ کرام و انبیاء عظام علیہم السلام سے لیکر صحابہ تابعین آخر مجتہدین اور اولیاء کاملین و علمائے صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کے سب زائرین آرام گاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ اب ناظرین فیصلہ خود فرمائیں کہ کیا اکیلا ابن تیمیہ کی رفاقت چاہئے یا انبیاء و ملائکہ اور صحابہ اور آخرہ اور اولیاء و علماء کی رفاقت چاہئے کہ..... اختیار درست مٹا رہے۔

فہرست زائرین آرام گاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یہ فہرست طویل ہے صرف ملائکہ کرام کو دیکھئے، روزانہ ستر ہزار صبح اور ستر ہزار رات کو حاضر ہوتے ہیں ان کے علاوہ صحابہ کرام وغیرہم کے چند نمونے حاضر ہیں۔

۱..... حدیث میں آیا ہے کہ حضرت بلال مؤذن رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور سلام پیش کرنے کی غرض سے شام سے مدینہ منورہ تک سفر کیا تھا۔ چنانچہ امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ **الباب الثالث فی ماور فی السفر الی زیارتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صریحاً و بیان ان ذلك لم یزل قديماً و حديثاً و ممن روى ذلك عنه من الصحابة بلال بن رباح مؤذن رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سافر من الشام الى المدينة زیارة قبرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روينا ذلك باسناد جيد الیہ وهو نص فی الباب فیسر** باب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے سفر کرنے کے بارے میں جو کچھ بالتحریق مروی ہے اس کے بیان میں ہے اور اس کے بیان میں ہے کہ یہ کام قدیم و حدیثاً ہمیشہ ہوتا چلا آ رہا ہے اور اس بارے میں صحابہ سے جو کچھ مروی ہے اس میں سے یہ ہے کہ حضرت بلال بن رباح مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے شام سے مدینہ تک کا سفر کیا تھا۔ یہ بات ہم نے عمدہ سندوں کے ساتھ روایت کی ہے اور اس باب میں یہ روایت نص کا درجہ رکھتی ہے۔

اس کے بعد ایک وہم کا ازالہ فرماتے ہیں کہ **ولیس اعتمادنا فی الہ استدلال بہذا الخبر علی رویا لمنام فقط بل علی فعل بلال و هو صحابی السیمائی خلافة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الصحابہ متواترون والی یخفی عنہم هذه القصة و منام بلال رویة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذی لا یتمثل به الشیطان و لیس فیہ ما یخالف ما ثبت فی القیظۃ فیتا کد بہ فعل الصحابی** اور اس حدیث سے استدلال میں ہمارا اعتماد صرف خواب دیکھنے پر نہیں بلکہ حضرت بلال کے فعل پر ہے جو صحابی ہیں خاص کر جب کہ ان کا یہ فعل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں پایا گیا ہے جب کہ اس وقت صحابہ بکثرت موجود تھے اور ان پر یہ قصہ مخفی نہیں رہ سکتا تھا اور ہمارا اعتماد حضرت بلال کی خواب اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت پر ہے۔ کیونکہ شیطان لعین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل نہیں بن سکتا اور اس قصہ میں کوئی خلاف شرع بات نہیں سو صحابی کا یہ فعل ان وجوہ سے منوکہ ہو جاتا ہے۔

عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام سبکی نے فرمایا کہ **وقد اسفاض عن عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه کان یبرد البريد من الشام یقول مسلم لی علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم** اور بات مشہور و معروف ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کے علاقے سے ایک قاصد یہ حکم دے کر بھیجا کرتے تھے کہ میرا سلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیش کرو۔ (شفاء القام، ص ۵۲-۵۵)

اگلے علاوہ بے شمار ائمہ زائرین آرا مگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فہرست اور عجائبات ہیں فقیر کی تصنیف زائرین مدینہ کا مطالعہ فرمائیے۔

مدینہ پاک کے باشی

ابن تیمیہ اور نجدی تو سفر مدینہ کو رو تے رہے لیکن عشاق نے قرون اولیٰ سے لے کر تا حال مدینہ پاک میں مستقل ڈیرے جمالیے۔ چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزر رہا ہے کتنا خوش بخت اور کہاں کہاں سے اپنے وطنوں کو خیر باد کہا اور ان میں ایسے محبوب حضرات بھی ہیں جو صاحبانِ کرامات گزرے ہیں ان میں صرف ایک شاہ عبدالباقی فرنگی مکی رحۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حال ملاحظہ فرمائیں:-

ہفت روزہ الہام (بہاولپور) پاکستان میں لکھا ہے کہ حضرت شاہ عبدالباقی فرنگی مکی کے شاگردوں میں ایک نوجوان مصری طالب علم حافظ عبد الرزاق تھے۔ تحصیل علم کے بعد وہ اسکندریہ چلے گئے اور وہاں پوری زندگی کچھ اس طرح گزری کہ قرآن شریف بالکل بھول گئے جس کا ان کے دل پر گہرا اثر ہوا تو وہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور اپنے استاد حضرت شاہ عبدالباقی سے اس المناک حادثہ کا ذکر کیا۔ حضرت اس وقت دودھ پی رہے تھے آپ نے سنا اور خاموش ہو گئے اور نصف پیالی پی کر حافظ عبد الرزاق سے فرمایا عبد الرزاق یہ باقی نصف دودھ تم پی لو۔ حافظ عبد الرزاق نے باقی دودھ پی لیا اور ان کی حیرت کی کوئی اعتنا نہ رہی جب انہوں نے محسوس کیا کہ دودھ پیتے ہی ان کو پورا قرآن پھر حفظ ہو گیا۔ حافظ صاحب پھر وہیں ٹھہرے اور پھر جب رمضان کا چاند طلوع ہوا تو انہوں نے حرم محترم ہی میں قرآن مجید سنایا۔

اب بھی ایسے حضرات کی کمی نہیں ہے لیکن وہ عوام کی نگاہوں سے مخفی رہتے ہیں۔ تفصیلاً و اجمالاً فقیر کی ضخیم تصنیف ذائقہ مدینہ کا مطالعہ فرمائیے۔

فقط والسلام

فصلی اللہ و علی حبیبہ الکریم الامین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری..... الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی (بہاولپور پاکستان)

۲۱ رجب ۱۴۲۲ھ شب بدھ بعد صلوٰۃ المغرب